حضرت العلام حافظ **عبداللہ محدث روپڑیؒ**

فجر سے پہلے اذان اور سحری کی اذان کا شرعاً کیا حکم ہے اور کیا رمضان اور غیر رمضان میں اس کا کچھ فرق ہے؟

سوال: فجر سے پہلے اذان درست ہے یا نہیں۔ اور وہ اذان سحری یا تہجد کی کہلاسکتی ہے یا نہیں۔ کیا غیر رمضان میں سحری کے وقت اذان ہوسکتی ہے اگر کوئی شخص غیر رمضان میں سحری کے وقت اذان دے تو کیا وہ گہنگار ہوگا۔؟ اگر سحری کے وقت اذان غیر رمضان میں ناجائز ہے تو اس حدیث کی پوری تشریح فرمائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔؟عن ابن مسعود ان النبی ﷺ قال لایمنعن احدکم اذان بلال من سحرہ فانہ یؤذن اوقال فینادی بلیل لیرجع قائمکم ویو قظ نائمکم رواہ الجماعۃ الا الترمذی۔ ’’عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلالؓ کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے۔ کیونکہ وہ رات میں اذان دیتا ہے۔ تاکہ تمہارے قیام کرنے والے کو لوٹائے اور سونے والے کو جگائے۔ اور امام ترمذی نے جو باب باندھا ہے اس کا کیا مطلب ہے: ’’باب ماجاء فی الاذان باللیل.‘‘ بینوا بالدلیل توجروا عنداللہ (ایک خریدار)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الجواب بعون الوھاب ومنہ الصدق و الصواب :.

بلوغ المرام میں حدیث ہے کہ:۔

عن ابن عمرؓ وعائشۃ قال رسول اللہ ﷺ ان بلالاً یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم وکان رجلاً اعمیٰ لاینادی حتیٰ یقال لہ اصبحت اصبحت متفق علیہ وفی اخرہ ادراج .

’’ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتا ہے۔ پس سحری کھاؤ پیؤ۔ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے۔ اور ابن ام مکتوم نابینا آدمی تھا۔ اذان نہیں دیتا تھا۔ یہاں تک کہ کہا جاتا۔ صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔ اور اخیر کا کلام (وکان رجلاً اعمیٰ) سے (اخیر تک) راوی کا قول ہے۔‘‘

اس حدیث پر سبل السلام میں لکھا ہے:۔

وفیہ شرعیۃ الاذان قبل الفجر لالما شرع الاذان. فان الاذان کما سلف للاعلام بدخول الوقت ولدعاء السامعین لحضور الصلوٰۃ وھذا الاذان الذی قبل الفجر قد اخبر النبی ﷺ بوجہ شرعیۃ بقولہ لیوقظ نائمکم ویرجع قائمکم رواہ الجماعۃ الاالترمذی والقائم ھو الذی یصلی صلوٰۃ اللیل ورجوعہ الاذان فلیس للاعلام بدخول وقت ولا لحضور الصلوٰۃ فذکر الاختلاف فی المسئلۃ والا ستدلال للمانع وللمجیز لا یلتفت الیہ من ھمہ العمل بماثبت (سبل السلام ج ۱ ص ۷۷)

’’اس میں فجر سے پہلے اذان دینے کا ثبوت ہے۔ مگر یہ اذان اس خاطر نہیں جو اذان کی اصل غرض ہے۔ کیونکہ اصل غرض اذان کی وقت نماز کا اعلان اور سامعین کو حضور نماز کی دعوت ہے۔ اور اس اذان کی بابت رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ سوئے ہوئے کو جگانے کی خاطر۔ اور قائم کو لوٹانے کی خاطر ہے۔ اس کو ترمذی کے سوا باقی جماعت نے روایت کیا ہے۔ اور قائم سے مراد جو رات کو نماز پڑھتا ہے۔ اور اسکے لوٹانے سے مراد یہ ہے کہ وہ سو جائے یا نماز سے فارغ ہو کر بیٹھ جائے۔ جبکہ اذان سنے، پس یہ اذان نہ وقت نماز کی اطلاع کیلئے ہے۔ نہ حضور نماز کی خاطر ہے۔ پس اس مسئلہ میں جواز عدم جواز کے جھگڑے میں اور مانع اور مجوز کے استدلال کی بحث میں وہ شخص

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں پڑسکتا۔جس کا مقصد ثابت شدہ شئے پر عمل ہے۔''

اس بیان سے ایک تو سحری کی اذان ثابت ہوئی۔دوئم یہ معلوم ہوا کہ:اس اذان کی غرض وہ نہیں جو عام اذان کی ہے۔بلکہ جیسا حدیث کے الفاظ سے واضح ہے۔یہ اذان اس خاطر ہے کہ رات کو نماز پڑھنے والا ذرا آرام لے کر نماز فجر کیلئے تیار ہو جائے۔اور سویا ہوا اُٹھ کر نماز کی تیاری کر سکے۔

کیونکہ اکثر انسان رات کی نیند سے بیدار ہوتا ہے۔تو پہلے نیند کی سستی میں اٹھتے اٹھتے کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔پھر اس کو کئی طرح کی حاجتیں ہوتی ہیں۔مثلاً پاخانہ، پیشاب یا غسل، وغیرہ اور صبح کے وضو کیلئے بھی کچھ وقت زیادہ چاہئے۔

بوجہ لمبی نیند منہ، ناک وغیرہ میں جو فضلات جمع ہو جاتے ہیں۔مسواک وغیرہ سے انکی صفائی۔ان کاموں کیلئے کافی وقت چاہئے۔اس کا اندازہ تقریباً ایک گھنٹہ ہو سکتا ہے۔سحری کے وقت کی اذان اسی غرض کیلئے مقرر کی گئی ہے۔اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ:۔

یہ صرف رمضان کیلئے مخصوص نہیں، بلکہ بارہ ماہ کیلئے ہے۔اور رمضان کی بجائے دوسرے مہینوں میں زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔کیونکہ رمضان میں لوگ کھانے پکانے کیلئے پہلے ہی بیدار ہوتے ہیں۔بخلاف غیر رمضان کے۔ہاں رمضان شریف میں اسکی اہمیت اس لحاظ سے بڑھ جاتی ہے کہ:اسکے ذریعہ لوگوں کو سحری کے وقت کی اطلاع ہو۔اور معلوم ہو جائے کہ صبح قریب ہے۔کھانے پینے سے جلدی فارغ ہو جائیں۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ تمہیں بلال کی اذان کھانے پینے سے نہ روکے۔اس سے یہ مقصد نہیں کہ:یہ اذان رمضان ہی کیلئے مخصوص ہے۔بلکہ اس فرمان کی وجہ یہ ہے کہ:۔

رمضان شریف میں اشتباہ کا خطرہ تھا۔کہ لوگ پہلی اذان سن کر کھانے پینے سے نہ رک جائیں۔اسلئے آپ ﷺ نے اس اشتباہ کو دور فرمایا۔اسی بنا پر حافظ ابن حجر ؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں:وادعی ابن القطان ان ذالک کان فی رمضان خاصة وفیه نظر (فتح الباری جز۳ص۳۴۶)

''ابن قطان نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اذان رمضان شریف سے مخصوص ہے لیکن انکے اس دعویٰ میں کلام ہے۔نیل الاوطار میں ہے:وقد اختلف فی اذان بلال بلیل هل کان فی رمضان فقط ام فی جمیع الاوقات فادعی ابن القطان الاول .قال الحافظ فیه نظر (نیل الاوطار جلد اول)

''بلال ؓ کی اذان رات کو ہوتی تھی اس میں اختلاف ہے کہ رمضان شریف کیلئے خاص تھی یا تمام اوقات میں ہو سکتی ہے۔ابن قطان ؒ نے اول کا دعویٰ کیا ہے۔حافظ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں۔ابن قطان کے دعویٰ میں کلام ہے۔''اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں اذانوں میں بہت زیادہ فاصلہ نہ ہوتا تھا۔اگر پہلی اذان بہت پہلے ہوتی تو نبی ﷺ کو لوگوں پر اشتباہ کا خطرہ نہ ہوتا کہ یہ فجر کی اذان ہے۔

☆ ☆ ☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com